QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 04 (2025)

قرآنِ کریم میں سوالات (یسْأَلُونَكَ اوریَسْتَفْتُونَكَ) کا تجزیاتی، تقابلی مطالعہ : اثرِ ابنِ عباسؓ اور فخر رازی و مفتی محمد شفیعؒ کی تفسیری عبارات کے تناظر میں

An Analytical, Comparative, and Quantitative Study of Qur'anic Questions (Yasʾalūnaka and Yastaftūnaka) Based on the Athar of Ibn ʿAbbās and the Exegetical Statements of Fakhr al-Rāzī and Mufti Muhammad Shafiʿ

Muhammad Hassan Saeed
Assistant Professor, National University of Computer & Emerging Sciences (Fast) Karachi.
hassan.saeed@nu.edu.pk
https://orcid.org/0000-0001-8739-9269
Abdulrehman
MS Research Scholar,
Bahria University, Karachi, Pakistan.
Email: shoraimdehli@gmail.com
https://orcid.org/0009-0008-9506-8716

Abstract

*This study provides an **analytical, evaluative, and comparative examination** of the occurrences of the Qur'anic expressions يسْأَلُونَكَ "they ask you" and يَسْتَفْتُونَكَ "they seek your ruling" throughout the Qur'an. These expressions appear in various contexts, sometimes posed by the **Companions of the Prophet**ﷺ and sometimes by **disbelievers or general inquiries**. The research highlights the **numerical and interpretive discrepancies** reported in classical and contemporary sources. The narration of **Ibn Abbas** رضِيَ اللهُ عَنْهُ indicates **thirteen or fourteen questions** posed by the Companions, as cited by earlier scholars such as **Fakhr al-Razi**, whereas **Mufti Muhammad Shafi '**(a later scholar) enumerates **seventeen questions**, encompassing both Companion and disbeliever inquiries. The study provides a **comparative analysis** of these sources, establishing correlations wherever possible, and examining the methodological and interpretive reasoning behind the counts. A **tabular presentation** details all eighteen questions, specifying the relevant **Surah and Ayah**, the **form of inquiry** يسْأَلُونَكَ or يَسْتَفْتُونَكَ and the **identity of the questioner** (Companion or disbeliever). This research adopts a **strictly analytical approach**, focusing on **classification, enumeration, and source comparison**, without delving into the detailed reasons of revelation (**asbāb al-nuzūl**). The primary aim is to provide clarity on the **occurrence, distribution, and scholarly interpretation** of these Qur'anic questions, highlighting both **classical and contemporary perspectives** and reconciling the numerical discrepancies where feasible.*

Keywords: *Qur'anic Questions, Yasʾalūnaka, Yastaftūnaka, Ibn ʿAbbās, Fakhr al-Rāzī, Mufti Muhammad Shafiʿ, Comparative Tafsīr Analysis*

تعارف(Introduction)

قرآن کریم میں متعدد مواقع ایسے آتے ہیں جن میں نبی کریم ﷺ سے امت کے مختلف طبقات نے سوالات کیے، خاص طور پر صیغے **يسْأَلُونَكَ** "وہ آپ سے سوال کرتے ہیں" اور **يَسْتَفْتُونَكَ** "وہ آپ سے فتویٰ طلب کرتے ہیں" کے ذریعے۔ یہ سوالات نہ صرف صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی جانب سے کیے گئے ہیں بلکہ کفار اور معاشرتی عمومی معاملات کے بارے میں بھی سوالات شامل ہیں۔ ان مواقع کا مطالعہ قرآن کی عملی، شرعی اور تفسیری جہتوں کو سمجھنے میں اہم ہے۔ کلاسیکی مصادر، جیسے اثر ابن عباس رضی اللہ عنہ اور متقدم مفسرین جیسے فخر الرازی کے

مطابق، صحابہ کرام نے تیرہ یا چودہ سوالات کیے، جو ان کی نبی ﷺ کے ساتھ ادب اور احتیاط کو ظاہر کرتے ہیں۔ بعد کے علماء، جن میں مفتی محمد شفیع شامل ہیں، کل سترہ سوالات شمار کرتے ہیں، جن میں صحابہ اور کفار دونوں کے سوالات شامل ہیں۔ یہ فرق ظاہر کرتا ہے کہ قرآن میں سوالات کی تعداد اور تشریح کے حوالے سے تحقیقی اور تجزیاتی مطالعہ کی ضرورت ہے۔ اس مطالعے کے مقاصد درج ذیل ہیں:

1. قرآن میں موجود تمام یسْأَلُونَكَ اور یَسْتَفْتُونَكَ کے مواقع کی نشاندہی اور درجہ بندی۔
2. متقدم و متاخر مفسرین کی آراء کا موازنہ، اور تعداد و تشریح کے اختلافات کو سمجھنا۔
3. تمام (18) سوالات کی جدولی صورت میں پیشکش، جس میں سورہ، آیت، سوال کی نوعیت، اور سائل کی شناخت (صحابی یا کافر) شامل ہو۔

اس تحقیق میں تحلیلی، تجزیاتی اور تقابلی منہج اختیار کیا گیا ہے۔ چناں چہ اس میں اسباب النزول کی تفصیلی بحث نہیں کی گئی۔ بل کہ سوالات کی درجہ بندی اور مفسرین کے نقطہ نظر پر توجہ مرکوز رکھی گئی ہے۔ مثلاً مذکورہ آیت میں سوال بالاتفاق صحابہ کی جانب سے ہے یا بالاتفق کفار کی جانب سے ہے یا محتمل لقولین ہے۔ اس کا مقصد قرآن کریم میں سوالات کی وقوع پذیری، تقسیم اور مختلف علمی آراء کو ایک منظم مگر مختصر انداز بیان کے ساتھ پیش کرنا ہے۔

مقدمہ (Preface)

قرآن کریم میں سوال و جواب کے انداز کی اہمیت اس وقت واضح ہوتی ہے جب سوالات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم یا دیگر افراد کی جانب سے پیش کیے گئے ہوں، اور ان کے جوابات اللہ تعالیٰ کی طرف سے یا رسول اللہ ﷺ کے ذریعے بیان کیے گئے ہوں۔ قرآن میں یسْأَلُونَكَ اور یَسْتَفْتُونَكَ جیسے الفاظ اس علمی اور شرعی تعامل کی عکاسی کرتے ہیں۔

اس مطالعے کی بنیاد پر معلوم ہوا کہ صحابہ کرام نے اپنے ادب اور احترام کی وجہ سے سوالات کی تعداد میں اعتدال رکھا، جبکہ بعض کفار یا عمومی سوالات کی صورت میں قرآن میں مزید سوالات ذکر ہوئے ہیں۔ تاہم، اعداد و شمار اور ان کی تشریح میں مختلف مفسرین کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔

کلاسیکی مفسرین، جیسے فخر الرازی اور اثر ابن عباس، صحابہ کے سوالات کی تعداد تیرہ یا چودہ بیان کرتے ہیں، جبکہ متاخر مفسرین، خاص طور پر مفتی محمد شفیع، کل سترہ سوالات شمار کرتے ہیں، جس میں صحابہ اور کفار دونوں کے سوالات شامل ہیں۔ یہ اختلاف تحقیق کی ضرورت اور تجزیاتی مطالعہ کے اہتمام کی اہمیت کو واضح کرتا ہے۔ یہ مقدمہ اس تحقیق کے قاری کو پس منظر، موضوع کی اہمیت اور مطالعے کے دائرہ کار سے متعارف کراتا ہے، تاکہ بعد میں پیش کی جانے والی تحلیلی اور تقابلی تشریحات آسانی سے سمجھ میں آئیں۔

منہج تحقیق (Research Methodology)

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 04 (2025)

اس تحقیق میں قرآن کریم میں موجود یسْأَلُونَكَ اور یَسْتَفْتُونَكَ کے مواقع کو تحلیلی، تجزیاتی اور تقابلی نقطہ نظر سے مطالعہ کیا گیا ہے۔

تحقیق کے منہج میں درج ذیل نکات شامل ہیں:

1. یسْأَلُونَكَ اور یَسْتَفْتُونَكَ سے متعلق مفتی شفیع صاحب کی عبارات کا ذکر اور اس کی تحلیل و تجزیہ۔
2. یسْأَلُونَكَ اور یَسْتَفْتُونَكَ سے متعلق فخر رازی کی عبارت کا ذکر اور اس کی تحلیل و تجزیہ۔
3. فخر رازی اور مفتی محمد شفیع صاحب کی عبارات کی مؤید بنیادی مأخذ کا ذکر۔
4. اثر ابن عباس میں موجود ظاہری اختلاف کا ذکر اور اس کے اصل مأخذ کی طرف رجوع۔
5. فخر رازی اور مفتی محمد شفیع صاحب کی عبارات کا تقابل و موازنہ کرنا۔
6. اثر ابن عباس، فخر رازی اور مفتی محمد شفیع صاحب عبارات کے درمیان تطبیق اور صحیح محمل کا تعین۔
7. یسْأَلُونَكَ اور یَسْتَفْتُونَكَ پر مشتمل قرآنی آیات کو ترتیب قرآنی کے مطابق مع ترجمہ ذکر کرنا۔
8. مذکورہ آیات کے شان نزول کا تفسیر مفاتیح الغیب (مؤلفہ فخر رازی) اور معارف القرآن (مؤلفہ مفتی محمد شفیع) کا تقابل۔
9. یسْأَلُونَكَ اور یَسْتَفْتُونَكَ کے سائل / سائلین (بالاتفاق صحابہ، بالاتفاق کفار، محتمل لقولین) کی فقط نشاندہی اور بہ قدر ضرورت تبصرہ۔
10. اثر ابن عباس کی روشنی میں صحابہ کرام کے سوالات کی صحیح تعیین۔

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ اپنی مایہ ناز تفسیر "معارف القرآن" میں تحت عنوان "معارف و مسائل" رقمطراز ہیں:

آیتِ قرآنی: ﴿يَسْأَلُونَكَ عَنِ الأَهِلَّةِ ۖ قُلْ هِيَ مَوَاقِيتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ ۗ﴾ (1)

عبارتِ اولیٰ: آیت میں صحابہ کرام کا ایک سوال اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کا جواب نقل کیا گیا ہے، امام المفسرین ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کی ایک شان ہے کہ انہوں نے بوجہ عظمت و ہیبت کے اپنے رسول ﷺ سے سوالات بہت کم کئے ہیں بخلاف پچھلی امتوں کے، کہ جنہوں نے بہ کثرت سوالات کئے اور اس ادب کو ملحوظ نہیں رکھا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ صحابہ کے سوالات جن کا ذکر قرآن کریم میں آیا ہے کل چودہ ہیں۔ جن میں سے ایک سوال ابھی اوپر گذرا ہے، (یعنی: وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِيْ)، دوسرا سوال یہ (یعنی: يَسْأَلُونَكَ عَنِ الأَهِلَّةِ) ہے، اور ان کے بعد سورۃ بقرہ ہی میں چھ سوال اور مذکور ہیں اور باقی چھ سوالات مختلف سورتوں میں آئے ہیں۔ (2)

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 04 (2025)

ذیل میں مفتی اعظمؒ کی عبارت اولیٰ کی تحلیل پیش کی جاتی ہے:

پہلی بات: مفتی اعظمؒ کی عبارت اولیٰ کے مطابق سورۂ بقرہ میں (بشمول وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ) صحابہ کے [8] سوالات:

(1) وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ	(2) يسألونك عن الأهلة	(3) يسألونك ماذا ينفقون	(4) يسألونك عن الخمر والميسر
(5) ويسألونك ماذا ينفقون	(6) ويسألونك عن اليتامى	(7) ويسألون عن المحيض	(8) يسألونك عن الشهر الحرام

دوسری بات: عبارت اولیٰ میں صحابہ کے باقی [6] سوالات کا ذکر مبہم ہے۔

آیتِ قرآنی: ﴿يَسْأَلُونَكَ مَاذَا يُنفِقُونَ ۖ قُلْ مَا أَنفَقْتُم مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ ۗ﴾ (3)

عبارتِ ثانیہ: (مفتیٔ اعظمؒ فرماتے ہیں) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا ان کے استفتاء اور سوالات کا جواب براہ راست عرش رحمٰن سے بواسطہ رسول اللہ ﷺ دیا گیا اس کو اگر یوں سمجھا جائے کہ حق تعالیٰ نے خود فتویٰ دیا تو یہ بھی صحیح ہے اور قرآن کریم کی آیت قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِيْهِنَّ میں صراحۃ حق تعالیٰ نے فتویٰ دینے کی نسبت اپنی طرف فرمائی ہے، اس لئے اس نسبت میں کوئی استبعاد بھی نہیں۔ اور یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ یہ فتاوٰی رسول اللہ ﷺ کے ہیں جو آپ کو بذریعہ وحی تلقین کئے گئے ہیں۔ بہر حال اس رکوع میں جو احکام شرعیہ صحابہ کرام کے چند سوالات کے جواب میں بیان ہوئے ہیں وہ ایک خاص اہمیت رکھتے ہیں۔

پورے قرآن میں اس طرح سوال وجواب کے انداز سے خاص احکام تقریباً سترہ جگہ میں آئے ہیں، جن میں سے سات تو اسی جگہ سورۃ بقرہ میں ہیں ایک سورۃ مائدہ میں ایک سورۃ انفال میں، یہ نو سوالات تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرف سے ہیں سورۃ اعراف میں دو اور سورۃ بنی اسرائیل، سورۃ کہف، سورۃ طٰہٰ، سورۃ نازعات میں ایک ایک، یہ کل چھ سوال کفار کی طرف سے ہیں جن کا جواب قرآن میں جواب کے عنوان سے دیا گیا ہے۔

مفسر القرآن حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے کوئی جماعت محمد ﷺ کے صحابہ سے بہتر نہیں دیکھی کہ دین کے ساتھ انتہائی شغف اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ انتہائی محبت وتعلق کے باوجود انہوں نے سوالات بہت کم کئے کل تیرہ مسائل میں سوال کیا ہے جن کا جواب قرآن میں دیا گیا ہے کیونکہ یہ حضرات بے ضرورت سوال نہ کرتے تھے۔ (4)

ذیل میں مفتی اعظمؒ کی عبارت ثانیہ کی تحلیل پیش کی جاتی ہے:

پہلی بات: مفتی اعظمؒ کی عبارت ثانیہ کے مطابق پورے قرآن میں "اس انداز سے "(غالباً مراد صیغہ " يَسْأَلُونَكَ" ہے) کل [17] سوالات ہیں۔

دوسری بات: ان میں سے سورۂ بقرہ میں صحابہ کے کل [7] سوالات ہیں:

(1) يسألونك عن الأهلة	(2) يسألونك ماذا ينفقون	(3) يسألونك عن الخمر والميسر	(4) ويسألونك ماذا ينفقون
(5) ويسألونك عن اليتامى	(6) ويسألون عن المحيض	(7) يسألونك عن الشهر الحرام	

تیسری بات: سورۂ مائدہ اور سورۂ انفال میں (صحابہ کے ایک ایک سوال) یہ ہیں:

(8) يَسْئَلُوْنَكَ مَاذَا اُحِلَّ لَهُم	(9) يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ

چوتھی بات: مفتی اعظمؒ کی عبارتِ ثانیہ کے مطابق کفار کے کل[6]سوالات:

(1) يسألونك عن الساعة **(الاعراف)**	(2) يسألونك عن الساعة **(الاعراف)**	(3) يسألونك عن الساعة **(النازعات)**
(4) ويسألونك عن الروح **(بنی اسرائیل)**	(5) ويسألونك عن ذي القرنين (کہف)	(6) ويسألونك عن الجبال (طه)

ملحوظہ: 1 اغلباً معلوم ہو رہا ہے عبارت ثانیہ میں "اس انداز سے" سے مفتی اعظمؒ کی مراد صیغہ "يَسْأَلُونَكَ" ہے۔

ملحوظہ: 2 لہذا[17]میں سے[9]سوالات تو صحابہ کے ہوئے،[6]سوالات کفار کی جانب سے ہوئے۔ **لیکن یہ تو کل[15]** ہوئے!!!

اشکال:(2)"يَسْأَلُونَكَ"والے سوالات پھر بھی رہ جاتے ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ وہ دو" يَسْأَلُونَكَ"کون سے ہیں اور کس کے سوال ہیں؟

جواب: اگر ان کے ساتھ " يَسْتَفْتُونَكَ"والی دو آیات کو بھی ملایا جائے(جیسا کہ مفتی اعظمؒ کی عبارتِ ثانیہ کے پہلے پیراگراف میں اس کا اشارہ ملتا ہے)تو[17]پورے ہو جاتے ہیں۔ وہ دو آیات مبارکہ یہ ہیں:

(1) يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ	**(2)** وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ

پانچویں بات: اب حتماً معلوم ہو رہا ہے کہ مفتی اعظمؒ کی "پورے قرآن میں اس انداز سے "مراد يَسْأَلُونَكَ" اور "يَسْتَفْتُونَكَ" کے **کل[17]سوالات ہیں۔**

" يَسْأَلُونَكَ "اور"يَسْتَفْتُونَكَ"کے[17]سوالات(قَطْعَ النَّظَرِ عَنْ كَوْنِ السَّائِلِ صَحَابِيًّا أَوْ كَافِرًا)			
(1) يسألونك عن الأهلة	(2) يسألونك ماذا ينفقون	(3) يسألونك عن الخمر والميسر	(4) ويسألونك ماذا ينفقون
(5) ويسألونك عن اليتامى	(6) ويسألون عن المحيض	(7) يسألونك عن الشهر الحرام	(8) يَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَا أُحِلَّ لَهُم
(9) يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ	(10) ويسألونك عن الروح	(11) ويسألونك عن ذي القرنين	(12) ويسألونك عن الجبال
(13) يسألونك عن الساعة **(النازعات)**	(14) يسألونك عن الساعة **(الاعراف)**	(15) يَسْـَٔلُوْنَكَ كَاَنَّكَ حَفِيٌّ عَنْهَا **(الاعراف)**	
(16) يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ	**(17)** وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ		

اس طرح کل[17]سوالات" **اس انداز سے** یعنی صیغہ "يَسْأَلُونَكَ" اور صیغہ "يَسْتَفْتُونَكَ" کو ملا کر پورے ہوتے ہیں۔

بنیادی مأخذ: عبارت ثانیہ میں موجود اثرِ ابن عباس کا اصل مأخذ پیشِ خدمت ہے:

سنن دارمی میں جہاں ہمیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا مذکورہ اثر ملتا ہے اس میں بھی[13]سوالات ہی کا ذکر ملتا ہے:

﴿عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: "مَا رَأَيْتُ قَوْمًا كَانُوا خَيْرًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَا سَأَلُوهُ إِلَّا عَنْ ثَلَاثَ عَشْرَةَ مَسْأَلَةً حَتَّى قُبِضَ، كُلُّهُنَّ، فِي الْقُرْآنِ مِنْهُنَّ، ﴿ويسألونك عن المحيض﴾ ﴿يسألونك عن الشهر الحرام﴾ ﴿ويسألونك عن اليتامى﴾ قال: ما كانوا يسألون إلا عما ينفعهم.﴾ (5)

عبارات کا تقابل: اب معارف القرآن کی مندرجہ بالا دونوں عبارتوں کا تقابل ملاحظہ فرمائیں:

عبارتِ اولیٰ	عبارتِ ثانیہ
اثرِ ابن عباس: صحابہ کرام کے سوالات کی کل تعداد[14]ہے۔	اثرِ ابن عباس: صحابہ کرام کے سوالات کی کل تعداد[13]ہے۔
بقول مفتی اعظمؒ: صحابہ کے سوالات کی کل تعداد[14]بنتی ہے۔	بقول مفتی اعظمؒ: صحابہ کے سوالات کی کل تعداد[9]بنتی ہے۔
بقول مفتی اعظمؒ: سورۂ بقرہ میں صحابہ کے سوالات کی تعداد[8]ہے۔	بقول مفتی اعظمؒ: سورۂ بقرہ میں صحابہ کے سوالات کی تعداد[7]ہے۔

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 04 (2025)

بقول مفتی اعظمؒ: سورۂبقرہ کے علاوہ دیگر جگہ[6] سوالات صحابہ کے ہیں۔(مبہم)	بقول مفتی اعظمؒ: سورۂبقرہ کے علاوہ[2] سوالات(مائدہ اور انفال) صحابہ کے ہیں۔

بنیادی مأخذ: مندرجہ بالا توضیحی عبارت کا اصل مأخذ امام فخر الدین محمد رازیؒ کی تفسیر مفاتیح الغیب(تفسیر کبیر) سے پیشِ خدمت ہے:

فخر رازیؒ﴿يسألونك عن الأهلة﴾کے تحت پہلے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول نقل کرتے ہیں:﴿المسألة الأولى: نقل عن ابن عباس أنه قال: ما كان قوم أقل سؤالا من أمة محمد ﷺ سألوا عن أربعة عشر حرفا فأجيبوا.﴾ اس کے بعد فخر رازیؒ فرماتے ہیں:

[وأقول] ثمانية منها في سورة البقرة {أولها}: وإذا سألك عبادي عني فإني قريب {وثانيها}: هذه الآية ثم الستة الباقية بعد في سورة البقرة فالمجموع ثمانية في هذه السورة، {والتاسع} قوله تعالى في سورة المائدة: {يسألونك ماذا أحل لهم} {والعاشر} في سورة الأنفال يسألونك عن الأنفال {والحادي عشر} في بني إسرائيل {يسألونك عن الروح} {والثاني عشر} في الكهف {ويسألونك عن ذي القرنين} {والثالث عشر} في طهٰ﴾ يسألونك عن الجبال} {والرابع عشر} في النازعات} يسألونك عن الساعة.[6]

ذیل میں فخر رازیؒ کی عبات کی تحلیل پیش کی جاتی ہے:

پہلی بات: فخر رازیؒ کی فہرست کے مطابق(14) آیات بصورت جدول پیش خدمت ہیں:

(1) وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ	(2) يسألونك عن الأهلة	(3) يسألونك ماذا ينفقون
(4) يسألونك عن الخمر والميسر	(5) ويسألونك ماذا ينفقون	(6) ويسألونك عن اليتامى
(7) ويسألون عن المحيض	(8) يسألونك عن الشهر الحرام	(9) يَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَآ اُحِلَّ لَهُم
(10) يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ	(11) ويسألونك عن الروح	(12) ويسألونك عن ذي القرنين
(13) ويسألونك عن الجبال	(14) يسألونك عن الساعة **(النازعات)**	

دوسری بات: سورۂ اعراف میں موجود سوالات سے متعلق فخر رازیؒ کی فہرست اور مفتی اعظم کی عبارت ثانیہ متفق ہیں کہ وہ کفار ہی سے متعلق ہیں۔

تیسری بات: مذکورہ فہرستِ فخر رازی سے معلوم ہورہا ہے کہ "روح"، "ذوالقرنین"، "جبال" اور ساعۃ سے متعلق سوالات صحابہ کرام کے ہیں۔

اشکال: جب کہ بقول مفتی اعظمؒ: سورۂ بنی اسرائیل، کہف، طٰہٰ، نازعات میں موجود ایک ایک سوال کا تعلق کفار سے ہے۔ اسی طرح خود تفسیر کبیر میں فخر رازی نے جہاں ان آیات کی تفسیر بیان فرمائی ہے وہاں انھیں مشرکین یا یہود و نصاریٰ کے سوالات ذکر کیا ہے۔

فخر رازی اور معارف القرآن کی تفسیری عبارات:

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 04 (2025)

"روح"، "ذوالقرنین"، "جبال" اور ساعۃ سے متعلق سوالات قریش مکہ یا یہود مدینہ کی جانب سے کیے گئے تھے۔ جس کی تفصیل مفسرین تصریحات کے مطابق درج ذیل ہے: فخر رازیؒ اپنی تفسیر میں﴿ ویسألونك عن الروح﴾کے تحت فرماتے ہیں:۔

﴿المسألة الأولى: للمفسرين في الروح المذكورة في هذه الآية أقوال أظهرها أن المراد منه الروح الذي هو سبب الحياة، **روى أن اليهود قالوا لقريش اسألوا محمدا عن ثلاث** فإن أخبركم باثنتين وأمسك عن الثالثة فهو نبي: **اسألوه [عن أصحاب الكهف] و [عن ذي القرنين] و [عن الروح] فسألوا رسول الله صلى الله عليه وسلم عن هذه الثلاثة** فقال عليه السلام: غدا أخبركم ولم يقل إن شاء الله فانقطع عنه الوحي أربعين يوما ثم نزل الوحي بعده: {ولا تقولن لشيء إني فاعل ذلك غدا إلا أن يشاء الله} ثم فسر لهم قصة أصحاب الكهف وقصة ذي القرنين وأبهم قصة الروح ونزل فيه قوله تعالى: {ويسألونك عن الروح قل الروح من أمر ربي} وبين أن عقول الخلق قاصرة عن معرفة حقيقة الروح فقال: {وما أوتيتم من العلم إلا قليلا}﴾ (7)

فخر رازیؒ اپنی تفسیر میں﴿ویسألونك عن الجبال﴾کے تحت ضحاک تابعی کا قول نقل فرماتے ہیں:

﴿قال الضحّاك: **نزلت في مشركي مكّة**، قالوا: يا محمدُ، **كيف تكونُ الجبالُ** يومَ القيامة؟ فأنزلَ اللهُ تعالى:﴿**وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْجِبَالِ**﴾ (8)

فخر رازیؒ اپنی تفسیر میں سورۂ اعراف کی آیت﴿يَسْأَلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ مُرْسٰها﴾﴿المسألة الأولى: اختلفوا في أن ذلك السائل من هو ؟ **قال ابن عباس: إن قوما من اليهود** قالوا: يا محمد أخبرنا متى تقوم الساعة فنزلت هذه الآية ، **وقال الحسن وقتادة: إن قريشا قالوا**: يا محمد بيننا وبينك قرابة ، فاذكر لنا متى الساعة ؟﴾ (9)

فخر رازیؒ سورۂ نازعات کی آیت﴿يَسْأَلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ مُرْسٰها﴾کے متعلق فرماتے ہیں:

﴿**إِنَّ الْمُجْرِمِينَ كَانُوا يَسْمَعُونَ أَنْبَاءَ الْقِيَامَةِ**، وَوَصْفَهَا بِالْأَوْصَافِ الْهَائِلَةِ، مِثْلَ أَنَّهَا طَامَّةٌ، وَصَاخَّةٌ، وَقَارِعَةٌ، **فَقَالُوا عَلَى سَبِيلِ الِاسْتِهْزَاءِ:أَيَّانَ مُرْسَاهَا؟**﴾ (10)

مفتی اعظم اپنی تفسیر میں "روح"، "ذوالقرنین"، "جبال" اور ساعۃ سے متعلق سورۂ کہف کے شان نزول کے تحت فرماتے ہیں:

﴿امام ابن جریر طبری نے بروایت حضرت ابن عباس نقل کیا ہے کہ (مکہ مکرمہ میں رسول اللہ ﷺ کی نبوت کا چرچا ہوا اور قریش مکہ اس سے پریشان ہوئے تو) انہوں نے اپنے دو آدمی نضر بن حارث اور عقبہ ابن ابی معیط کو مدینہ طیبہ کے علماء یہود کے پاس بھیجا کہ وہ لوگ کتب سابقہ تورات و انجیل کے عالم ہیں وہ آپ کے بارے میں کیا کہتے ہیں۔ **علماء یہود نے ان کو بتلایا کہ تم لوگ ان سے تین سوالات کرو،** اگر انہوں نے ان کا جواب صحیح دے دیا تو سمجھ لو کہ وہ اللہ کے نبی ہیں، اور یہ نہ کر سکے تو یہ سمجھ لو کہ یہ بات بنانے والے ہیں رسول نہیں۔ **ایک تو ان سے ان نوجوانوں کا حال دریافت کرو جو قدیم** زمانے میں اپنے شہر سے نکل گئے تھے ان کا کیا واقعہ ہے، کیونکہ یہ واقعہ عجیبہ ہے، **دوسرے ان سے اس شخص کا حال پوچھو جس نے دنیا کی مشرق و مغرب اور تمام زمین کا سفر کیا** اس کا کیا واقعہ ہے، **تیسرے ان سے روح کے متعلق سوال کرو کہ وہ کیا چیز ہے؟**-(آگے مفتی اس سوال کے تاخیر سے نازل ہونے کی وجہ بیان فرما کر لکھتے ہیں کہ) **اس سورۃ میں نوجوانوں کا واقعہ بھی پورا بتلا دیا گیا، جن کو اصحاب کہف کہا جاتا ہے، اور مشرق و مغرب کے سفر کرنے والے ذوالقرنین کے واقعہ کا بھی مفصل بیان آگیا، اور روح کے سوال کا جواب بھی۔**﴾ (11)

مفتی اعظمؒ اپنی تفسیر میں سورۂ اعراف کی آیت﴿يَسْأَلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ مُرْسٰها﴾ کے شان نزول سے متعلق فرماتے ہیں:

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 04 (2025)

﴿امام تفسیر ابن جریر اور عبد بن حمید نے بروایت قتادہ نقل کیا ہے کہ قریش مکہ نے رسول اللہ) صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (سے بطور استہزاء و تمسخر کے دریافت کیا کہ آپ قیامت کے آنے کی خبریں دیتے اور لوگوں کو اس سے ڈراتے ہیں اگر آپ سچے ہیں تو متعین کرکے بتلایئے کہ قیامت کس سن اور کس تاریخ میں آنے والی ہے تاکہ ہم اس کے آنے سے پہلے کچھ تیاری کرلیں، آپ کے اور ہمارے درمیان جو تعلقات رشتہ داری ہیں ان کا تقاضہ بھی یہ ہے کہ اگر آپ عام طور سے لوگوں کو بتلانا نہیں چاہتے تو کم از کم ہمیں بتلا دیجئے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔﴾ [12]

سورۂ اعراف کی آیت سے متعلق مزید وضاحت

"اعراف" کی ایک ہی آیت میں موجود دو" يَسْأَلُونَكَ "کو مستقل شمار کریں۔ حالاں کہ مضمون تو ایک ہی ہے؟

جوابات: مضمون تو دونوں آیتوں کا یقیناً ایک ہی ہے یعنی قیامت کے احوال سے متعلق لیکن دونوں جگہ نوعیتِ سوال کا فرق ہے۔ چناں چہ ہم فخر رازی اور مفتی اعظم ہی تفاسیر ہی کی روشنی میں اس کے جوابات نقل کرتے ہیں:

مفتی اعظمؒ فرماتے ہیں کہ مضمون تو ایک ہی ہے۔ لیکن دونوں سوالوں کا منشاء الگ الگ ہے۔

سورۂ اعراف میں موجود پہلا: يسألونك عن الساعة اَيَّانَ مُرْسٰىهَا

پہلے سوال کا منشاء یہ تھا کہ یہ اہم واقعہ ہے تو اس کی قطعی تعیین (تاریخ و وقت) معلوم ہونی چاہیے، مگر جواب میں واضح ہوا کہ اس کی تعیین کا مخفی رہنا ہی عقل کا تقاضا ہے، تاکہ انسان ہمیشہ آخرت کے خوف میں نیکی اختیار کرے اور بدی سے بچے۔ [13]

سورۂ اعراف میں موجود دوسرا: يَسْأَلُونَكَ كَاَنَّكَ حَفِيٌّ عَنْهَا

دوسرے سوال کا منشاء یہ تھا کہ آنحضرت ﷺ کو قیامت کی قطعی تاریخ و وقت کا علم حاصل ہو چکا ہے، مگر آپ اسے ظاہر نہیں فرما رہے، اس لیے قرابت کا واسطہ دے کر مطالبہ کیا گیا؛ جس کے جواب میں ارشاد ہوا: ﴿إِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ﴾ [14]

فخر رازی فرماتے ہیں کہ پہلے میں وقتِ قیامِ قیامت سے متعلق سوال ہے اور دوسرے میں قیامت کی کیفیت کا استفسار ہے:

﴿المسألة الثالثة: قوله: {يسألونك عن الساعة أيان مرساها} **سؤال عن وقت قيام الساعة** وقوله ثاني: {يسألونك كأنك حفي عنها} **سؤال عن كنه ثقل الساعة وشدتها ومهابتها** ، فلم يلزم التكرار﴾ [15]

قرآن کریم میں موجود صحابہ کرام کے سوالات کی صحیح تعداد اور اثرِ ابن عباس کا تجزیہ

قرآن کریم میں وارد ہونے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سوالات کی صحیح تعداد کے تعین کا دارومدار بنیادی طور پر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول آثار کے فہم و تحلیل پر ہے، کیونکہ متقدم و متاخر مفسرین نے اسی اثر کو اساس بنا کر اپنی عددی آراء قائم کی ہیں۔ بظاہر ان آثار میں تیرہ، چودہ اور بارہ سوالات کا اختلاف پایا جاتا ہے، تاہم تحقیقی مطالعہ سے واضح ہوتا ہے کہ یہ تفاوت حقیقی تضاد نہیں بلکہ مختلف صیغوں سوال، سائل کی تعیین، اور بعض آیات کے سیاقی اختلاف کی بنا پر پیدا ہوا ہے۔ چنانچہ جب ان آثار کو اصولِ حدیث اور تفسیری قرائن کی روشنی میں پرکھا جائے تو یہ

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 04 (2025)

حقیقت سامنے آتی ہے کہ صحابہ کرام کے وہ سوالات جن پر قرآن نے براہِ راست جواب دیا، دراصل محدود اور متعین ہیں، اور یہی عددی تعیین بعد کی تمام تفسیری تطبیقات کی بنیاد بنتی ہے۔ لہٰذا اثرِ ابن عباس کا تنقیدی تجزیہ اس بحث میں محوری حیثیت رکھتا ہے، جس کے بغیر قرآنی سوالات کی صحیح درجہ بندی ممکن نہیں۔ چناں چہ ہم پہلے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا وہ اثر جو مفسرین نے نقل کیا ہے بعینہ ان کی عبارات سے نقل کریں گے اور اس کی روشنی میں قرآن کریم میں موجود صحابہ کرام کے سوالات کی تعیین کی طرف جائیں گے۔

مفتی اعظمؒ کی عبارتِ اولیٰ میں موجود حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے اثر کے الفاظ:

"رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کی ایک شان ہے کہ انہوں نے بوجہ عظمت وہیبت کے اپنے رسول ﷺ سے سوالات بہت کم کئے ہیں بخلاف پچھلی امتوں کے، کہ جنہوں نے بہ کثرت سوالات کئے اور اس ادب کو ملحوظ نہیں رکھا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ **صحابہ کے سوالات جن کا ذکر قرآن کریم میں آیا ہے کل چودہ ہیں۔"**

امام فخر الدین محمد رازی کی مفاتیح الغیب المعروف "تفسیر کبیر" مذکور حضرت عبد اللہ ابن عباس کے اثر کے الفاظ:

﴿نُقِلَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ : مَا كَانَ قَوْمٌ أَقَلَّ سُؤَالًا مِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، سَأَلُوهُ عَنْ أَرْبَعَةَ عَشَرَ حَرْفًا فَأُجِيبُوا.﴾ (16)

[14] کے عدد کے حوالے سے مفتی اعظمؒ کی عبارتِ اولیٰ، تفسیر کبیر کے موافق ہے۔

مفتی اعظمؒ کی عبارتِ ثانیہ میں موجود حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے اثر کے الفاظ:

مفسر القرآن حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے کوئی جماعت محمد ﷺ کے صحابہ سے بہتر نہیں دیکھی کہ دین کے ساتھ انتہائی شغف اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ انتہائی محبت وتعلق کے باوجود **انہوں نے سوالات بہت کم کئے کل تیرہ مسائل میں سوال کیا ہے** جن کا جواب قرآن میں دیا گیا ہے کیونکہ یہ حضرات بے ضرورت سوال نہ کرتے تھے۔

امام عبدُ اللہ بن عبد الرحمٰن بن الفضل الدارمیؒ اپنی سنن میں حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے اثر کے الفاظ درج ذیل ہیں:

﴿مَا سَأَلُوهُ إِلَّا عَنْ ثَلَاثَ عَشْرَةَ مَسْأَلَةً حَتَّى قُبِضَ، كُلُّهُنَّ فِي الْقُرْآنِ مِنْهُنَّ، [ويسألونك عن المحيض] [يسألونك عن الشهر الحرام] [ويسألونك عن اليتامى.]﴾ (17)

ان دونوں عبارتوں میں [13] کا عدد مذکور ہے۔

علامہ ابن عبد البر اثر ان عباس پر کا تبصرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

﴿قَالَ أَبُو عُمَرَ : " لَيْسَ فِي الْحَدِيثِ مِنَ الثَّلَاثَ عَشْرَةَ مَسْأَلَةً إِلَّا ثَلَاثٌ.﴾ (18)

بقول ابن عبد البر حدیث میں فقط تین ہی کی صراحت ہے۔

"الاتقان فی علوم القرآن" میں علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ روایت نقل فرماتے ہیں:

﴿أخرج البزار عن ابن عباس قال: ما رأيت قوماً خيرا أمتي أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم ما سالوه الا عن اثني عشرة مساله كلها في القرآن، وأورده الإمام الرازي بلفظ

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 04 (2025)

أربعة عشر حرفا. قلت: السائل عن الروح وعن ذي القرنين مشركوا مكه واليهود كما في أسباب النزول لا الصحابة. فالخالص اثنا عشر كما صحت به الروايه﴾[19]

اسی طرح شرح الاربعین نوویہ میں ہے:

﴿وجاء عن ابن عباس رضي الله عنه انه قال ان هذه الامه اقل الامم سؤالا لنبيها فعلوه اثنى عشرة سؤالا﴾ [20]

اس میں کل (12) سوالات کا ذکر ہے۔

چناں چہ موافقات شاطبی میں بھی یہ بیان موجود ہے:

﴿بقيه تحرير عدد الاسئله التي في القران تتابعت مصادر التخريج على ايراد الاثر بلفظ ثلاث عشر مساله وعند البزار عن اثني عشرة مساله كلها في القران قال السيوطي في الاتقان عقبه وأورده الإمام الرازي بلفظ أربعة عشرة حرفا ثم ذكرها عنها تعدادا ثم بين ان اثنتين منها وهمالرواية﴾ [21]

قرآن کریم میں موجود صحابہ کرام کے سوالات کی صحیح تعداد (12) ہے

واضح رہے کہ صحابہ کرام نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے متعدد سوالات کیے، جن کے جوابات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائے۔ تاہم، قرآن مجید میں جو سوالات فعل مضارع" يَسْأَلُونَكَ "یا فعل ماضی "سَأَلَ" کے صیغے میں وارد ہوئے، ان میں وہ سوالات جن پر مفسرین متفق ہیں کہ یہ صحابہ کرام کے سوالات ہیں، کل نو (9) ہیں۔

مزید براں، دو سوالات جو "يَسْتَفْتُونَكَ" کے صیغے میں ہیں، وہ بھی مفسرین کے اجماع سے صحابہ کے سوالات شمار کیے گئے ہیں۔ اس طرح یہ مجموعہ کل گیارہ (11) سوالات بنتا ہے۔

اس کے علاوہ، يَسْأَلُونَكَ کے ذریعے ایک سوال مختلف فیہ (متفاوت موقف) ہے۔ اگر اس سوال کو بھی صحابہ کی طرف شمار کیا جائے اور تمام صیغے يَسْأَلُونَكَ، سَأَلَ، يَسْتَفْتُونَكَ کو شامل کیا جائے، تو صحابہ کے مجموعی سوالات بارہ (12) بنتے ہیں۔

یاد رہے کہ يَسْأَلُونَكَ کے ذریعے کفار کے سوالات جمہور مفسرین کے نزدیک چھ (6) ہیں۔ اگر ان سب کو بھی مجموعی طور پر شمار کیا جائے، تو قرآن مجید میں صحابہ اور کفار کے مجموعی سوالات جو يَسْأَلُونَكَ ، سَأَلَ یا يَسْتَفْتُونَكَ کے ذریعے کیے گئے ہیں، اٹھارہ (18) بنتے ہیں۔

اس حوالے سے اگر مفتی محمد شفیع عثمانی صاحب کی "معارف القرآن" اور فخر الدین رازی کی "تفسیر کبیر" کا مطالعہ کیا جائے، تو دونوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی دو روایتیں نقل کی ہیں:

* پہلی روایت میں صحابہ کے سوالات کی تعداد تیرہ (13) ہے۔
* دوسری روایت میں صحابہ کے سوالات کی تعداد چودہ (14) ہے۔

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 04 (2025)

حقیقت میں، صحابہ کے سوالات کو تینوں صیغے ملا کر اور مختلف فیہ کو بھی صحابہ کی طرف شمار کرنے پر، یہ بارہ (12) ہی بنتے ہیں۔ لہٰذا، دونوں اثرات قابل غور ہیں۔ اسی وجہ سے محدثین نے بھی ان روایتوں کی تشریح کی اور ان سوالات کو صحابہ کے بارہ (12) سوالات کے طور پر بیان کیا۔ چنانچہ علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

> "امام بزار نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے، وہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ سے بہتر کوئی جماعت نہیں دیکھی؛ انہوں نے اپنے نبی ﷺ سے صرف بارہ مسائل کے بارے میں سوال کیا، اور وہ سب قرآن میں مذکور ہیں۔ امام فخر رازی نے اسی اثر کو "چودہ امور" کے الفاظ کے ساتھ نقل کیا ہے۔ میں کہتا ہوں: روح اور ذوالقرنین کے بارے میں سوال کرنے والے مکہ کے مشرکین اور یہود تھے، جیسا کہ اسبابِ نزول میں مذکور ہے، نہ کہ صحابہ کرام۔ لہٰذا خالص (صحابہ کے) سوالات بارہ ہی ہیں، جیسا کہ صحیح روایت سے ثابت ہے۔"

اسی طرح شرح الاربعین نوویہ میں ہے:

> "حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: یہ امت اپنے نبی ﷺ سے سب سے کم سوال کرنے والی امت ہے، انہوں نے (نبی ﷺ سے) صرف بارہ سوال کیے۔"

اور موافقات شاطبی میں بھی یہ بیان موجود ہے:

> "قرآن میں موجود سوالات کی تعداد کے تعین کے باقی احوال یہ ہیں کہ مختلف مصادرِ تخریج نے اثر کو مختلف انداز سے نقل کیا ہے: بعض نے اسے تیرہ مسائل کے الفاظ کے ساتھ بیان کیا، اور بزار میں اسے بارہ مسائل کے طور پر ذکر کیا گیا ہے، جو سب قرآن میں ہیں۔ علامہ سیوطی نے اس پر "الاتقان" میں تبصرہ کرتے ہوئے یہ حوالہ دیا، اور امام فخر الرازی نے اسے چودہ امور کے الفاظ کے ساتھ نقل کیا، پھر ان کا تفصیلی شمار پیش کیا اور واضح کیا کہ ان میں سے دو مسائل خاص ہیں اور روایت کے مطابق ہیں۔"

لہٰذا یہ بات واضح ہوئی کہ قرآن مجید میں وہ سوالات، جن کے جوابات اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمائے اور جن کا تعلق يسْأَلُونَكَ، سَأَلَ یا يَسْتَفْتُونَكَ سے ہے، وہ بارہ (12) ہی ہیں۔

قرآن مجید میں مذکور {وَاِذَا سَاَلَكَ، يَسْأَلُونَكَ، وَيَسْتَفْتُونَكَ} کے سائلین کی تحقیق

1. ﴿وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّي﴾

تفسیرِ کبیر (فخر الدین رازی) اور معارفُ القرآن (مفتی محمد شفیع) کے مطابق یہ سوال صحابہ کرامؓ کی جانب سے کیا گیا ہے۔[22]

2. ﴿يَسْأَلُونَكَ عن الأهلة﴾

تفسیرِ کبیر، معارفُ القرآن، تفسیرِ مظہری اور تفسیرِ جلالین میں اس سوال کو صحابہ کرامؓ کی طرف منسوب کیا گیا ہے، اور کتاب اسبابُ النزول میں بھی اسی کی تصریح ملتی ہے۔[23]

3. ﴿يَسْأَلُونَكَ ماذا يُنفِقُونَ﴾

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 04 (2025)

تفسیر جلالین اور معارفُ القرآن نے اس سوال کو صحابہ کرامؓ کی طرف منسوب کیا ہے، جب کہ تفسیرِ کبیر میں خاص طور پر صحابیٔ رسول حضرت عمرو بن جموحؓ کا ذکر آیا ہے، نیز کتاب اسبابُ النزول میں بھی یہی موقف بیان ہوا ہے۔ (24)

4. ﴿يَسْأَلُونَكَ عن الشهر الحرام﴾

کتاب اسبابُ النزول میں یہ سوال کفار کی طرف منسوب ہے، جب کہ تفسیرِ کبیر میں دونوں اقوال نقل کر کے راجح یہ قرار دیا گیا ہے کہ یہ صحابہ کرامؓ کا سوال ہے، اور اس پر حضرت ابن عباسؓ کی تیرہ سوالات والی روایت بھی پیش کی گئی ہے۔ اسی طرح بیانُ القرآن میں اسے صحابہ کا سوال کہا گیا ہے، جبکہ آسان ترجمۂ قرآن میں اسے کفار کی جانب منسوب کیا گیا ہے۔ (25)

5. ﴿يَسْأَلُونَكَ عن الخمر والميسر﴾

کتاب اسبابُ النزول اور معارفُ القرآن دونوں میں اس سوال کو صحابہ کرامؓ کی طرف منسوب کیا گیا ہے، جبکہ تفسیرِ مظہری میں اہلِ مدینہ کے حوالے سے یہ احتمال ذکر ہوا ہے کہ اس سے یا تو عام لوگ مراد ہیں یا صحابہ کرامؓ، اور تفسیرِ کبیر میں بھی اسی کو صحابہ کا سوال قرار دیا گیا ہے۔ (26)

6. ﴿وَيَسْأَلُونَكَ ماذا يُنفِقُونَ﴾

تفسیر معارف القرآن اور تفسیرِ مظہری کے مطابق یہ سوال صحابہ کرامؓ کی جانب منسوب ہے، اور تفسیر کبیر میں بھی اسی موقف کی تائید کی گئی ہے، جب کہ اسبابُ النزول میں اس بارے میں کوئی صراحت موجود نہیں۔ (27)

7. ﴿يَسْأَلُونَكَ عن اليتامى﴾

تفسیر کبیر اور تفسیرِ مظہری دونوں میں اس سوال کو صحابہ کرامؓ کی جانب منسوب کیا گیا ہے، اور *اسبابُ النزول* میں بھی اسی کی تصریح ملتی ہے۔ (28)

8. ﴿يَسْأَلُونَكَ عن المحيض﴾

تفسیرِ معارفُ القرآن (کاندہلوی) میں اسے صحابہ کرامؓ کا سوال قرار دیا گیا ہے، اور کتاب اسباب النزول میں بھی اسی کی تصریح موجود ہے۔ تفسیرِ کبیر میں شانِ نزول کے بیان میں سائل کے الفاظ بظاہر مبہم ہیں، لیکن ضمنی طور پر یہ ظاہر ہوتا ہے کہ سوال صحابہ کرامؓ نے کیا ہے۔ (29)

9. يَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِى الْكَلٰلَةِ

تفسیرِ کبیر میں اس سوال کے بارے میں کوئی خاص تصریح موجود نہیں، تاہم آیت کا حکم صرف مسلمانوں سے متعلق ہے۔ کتاب اسبابُ النزول میں اسے حضرت جابرؓ کا سوال قرار دیا گیا ہے، اور بیانُ القرآن میں بھی اسی طرح حضرت جابرؓ کا سوال ذکر کیا گیا ہے۔ (30)

10. ﴿وَيَسْتَفْتُونَكَ في النساء﴾

کتاب اسبابُ النزول میں سائل کے طور پر لفظ "الناس" ذکر ہوا ہے، اور تفسیرِ کبیر میں اسی سوال کو "عرب" کے الفاظ کے ساتھ بیان کیا گیا ہے، جبکہ معارفُ القرآن (کاندھلوی) میں اسے صحابہ کرامؓ کا سوال قرار دیا گیا ہے۔ (31)

11. ﴿يَسْأَلُونَكَ ماذا أُحِلَّ لهم﴾

کتاب اسبابُ النزول میں اس سوال کو صحابہ کرامؓ کا قرار دیا گیا اور عدی بن حاتمؓ کا نام ذکر کیا گیا کہ یہ آیت ان کے متعلق نازل ہوئی۔ تفسیرِ کبیر میں بھی ابتدا میں عرب کا حوالہ دیا گیا، اس کے بعد عدی بن حاتمؓ کا نام آیا، جبکہ معارفُ القرآن میں اسے صحابہ کرامؓ کا سوال قرار دیا گیا ہے۔ (32)

12. ﴿يَسْأَلُونَكَ عن الساعة﴾

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 04 (2025)

تفسیرِ کبیر میں اسے ابتدا میں قریش عرب کا سوال قرار دیا گیا ہے، تاہم انداز سے معلوم ہوتا ہے کہ یہود کے سوال کا احتمال بھی ہے۔ کتاب اسبابُ النزول میں بھی اسی طرح قریش عرب کے سوال کے طور پر ذکر کیا گیا ہے، جبکہ معارفُ القرآن میں اسے قریش کے ایک گروہ، یعنی کفار کا سوال قرار دیا گیا ہے۔ تفسیرِ ماجدی میں اس سوال کو منافقین یعنی کافروں کے سوال کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔(33)

1. ﴿يَسْأَلُونَكَ كَأَنَّكَ حَفِيٌّ عَنْهَا﴾

تفسیرِ کبیر میں بھی یہی قریش کا حوالہ دیا گیا ہے، جبکہ تفسیرِ مظہری اور تفسیرِ قرطبی میں اسے کفار کا سوال قرار دیا گیا ہے۔ کتاب اسبابُ النزول میں بھی پوری آیت کے متعلق بیان کیا گیا ہے کہ یہ قریش یا عرب کا سوال ہے۔(34)

13. ﴿يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَنفَالِ﴾

تفسیرِ کبیر میں اس سوال کو لازماً صحابہ کرامؓ کا قرار دیا گیا ہے، اور کتاب اسبابُ النزول میں بھی اسی طرح صحابہ کا سوال بیان کیا گیا ہے۔ مزید برآں، تفسیرِ قرطبی اور آسان ترجمۂ قرآن میں بھی اسے صحابہ کرامؓ کا سوال قرار دیا گیا ہے۔(35)

14. ﴿يَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ﴾

کتاب اسبابُ النزول میں اس سوال کو کافر کا قرار دیا گیا ہے، اور تفسیرِ کبیر میں بھی اسے قریش یعنی کافروں کا سوال بتایا گیا ہے۔ معارفُ القرآن میں بھی اسی سوال کو کافر کا قرار دیا گیا ہے۔(36)

15. ﴿يَسْأَلُونَكَ عَن ذِي الْقَرْنَيْنِ﴾

تفسیرِ کبیر میں اس سوال کو کافر کا قرار دیا گیا ہے، جبکہ کتاب اسبابُ النزول میں اسے یہودی یعنی کافر کا سوال بیان کیا گیا ہے۔ معارفُ القرآن میں بھی اسی سوال کو کافر کے سوال کے طور پر ذکر کیا گیا ہے۔(37)

16. ﴿يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْجِبَالِ﴾

تفسیرِ کبیر میں اس سوال کو کافر کا قرار دیا گیا ہے، جبکہ کتاب اسبابُ النزول میں اس سلسلے میں تفصیلات موجود نہیں۔ معارفُ القرآن (کاندھلوی) میں بھی اسے کافر کے سوال کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔(38)

17. ﴿يَسْأَلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ﴾

کتاب اسبابُ النزول میں اس سلسلے میں کوئی تفصیل موجود نہیں، تاہم تفسیرِ کبیر میں یہ سوال بطور استہزاء کافروں کا قرار دیا گیا ہے، اور بیانُ القرآن میں بھی اسے کافر کے سوال کے طور پر ذکر کیا گیا ہے۔(39)

قرآنِ کریم میں وارد سوالات (يَسْأَلُونَكَ، سَأَلَ یا يَسْتَفْتُونَكَ): جامع عددی جدول:

مندرجہ بالا تفصیلی تجزیے کے بعد اب مناسب معلوم ہوتا ہے کہ قرآنِ کریم میں وارد ہونے والے تمام سوالات کو خواہ وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جانب سے ہوں یا کفار کی طرف سے ایک جامع جدول کی صورت میں پیش کیا جائے، تاکہ ان کی عددی ترتیب، صیغۂ سوال (يَسْأَلُونَكَ، سَأَلَ یا يَسْتَفْتُونَكَ)، متعلقہ سورت و آیت، اور سائل کی نوعیت واضح طور پر سامنے آجائے۔ اس جدول کا مقصد محض احصاء نہیں بلکہ مختلف تفسیری آراء کی

روشنی میں سوالات کی درجہ بندی کو ایک منظم اور قابلِ موازنہ صورت میں پیش کرتا ہے، جس سے زیرِ بحث عددی اختلافات کی تطبیق بھی سہولت کے ساتھ ہو سکے۔

#	سورتوں کے نام	سوال / استفتاء	سائل / سائلین		اسم السائل	حوالہ تفسیر
1	البقرة: 186	وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي	صحابہ		جماعت صحابہ	تفسیر کبیر، معارف القرآن
2	البقرة: 189	يَسْأَلُونَكَ عن الأهلة	صحابہ		معاذ بن جبل و ثعلبۃ	معارف القرآن، تفسیر مظہری، تفسیر جلالین
3	البقرة: 215	يَسْأَلُونَكَ ماذا يُنفِقُونَ	صحابہ		عمرو بن جموح	تفسیر جلالین اور معارف القرآن
4	البقرة: 217	يَسْأَلُونَكَ عن الشهر الحرام	صحابہ (راجح)	کفار (عند البعض)	مختلف فیہ	تفسیر کبیر، بیان القرآن، آسان ترجمہ و تفسیر قرآن
5	البقرة: 219	يَسْأَلُونَكَ عن الخمر والميسر	صحابہ		عمر بن خطاب و معاذ	معارف القرآن، تفسیر مظہری
6	البقرة: 219	وَيَسْأَلُونَكَ ماذا يُنفِقُونَ	صحابہ		جماعت صحابہ	معارف القرآن، تفسیر مظہری
7	البقرة: 220	يَسْأَلُونَكَ عن اليتامى	صحابہ		عبد اللہ بن رواحہ	تفسیر کبیر، تفسیر مظہری
8	البقرة: 222	يَسْأَلُونَكَ عن المحيض	صحابہ		ابو الدحداح	معارف القرآن کاندہلوی، تفسیر کبیر
9	النساء: 176	يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ الله	صحابہ		حضرت جابر	تفسیر کبیر، بیان القرآن
10	النساء: 127	وَيَسْتَفْتُونَكَ في النساء	صحابہ		جماعت مسلمین	معارف القرآن کاندہلوی، تفسیر کبیر
11	المائدة: 1	يَسْأَلُونَكَ ماذا أُحِلَّ لهم	صحابہ		ابی رافع	تفسیر کبیر، معارف القرآن
12	الأعراف: 187	يَسْأَلُونَكَ عن الساعة		یہود، قریشِ عرب	جبل بن ابی قشیر	تفسیر کبیر، معارف القرآن، تفسیر ماجدی
13	الأعراف: 187	يَسْأَلُونَكَ كأنك حفى عنها		یہود، قریشِ عرب	قوم یہود	تفسیر کبیر، تفسیر قرطبی، تفسیر مظہری

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 04 (2025)

14	الانفال:1	يَسْأَلُونَكَ عن الأنفال	صحابہ		سعد بن ابی وقاص	تفسیر کبیر، تفسیر قرطبی، آسان ترجمہ و تفسیر قرآن
15	الإسراء: 85	يَسْأَلُونَكَ عن الروح		کفار	عتبہ، شیبہ، ابو جہل	تفسیر کبیر، بیان القرآن
16	الكهف: 83	يَسْأَلُونَكَ عن ذي القرنين		یہود، کفار	جماعت یہود	تفسیر کبیر، معارف القرآن
17	طه: 105	يَسْأَلُونَكَ عن الجبال		کفار	مشرکین مکہ	معارف القرآن کاندہلوی، تفسیر کبیر
18	النازعات: 42	يَسْأَلُونَكَ عن الساعة		کفار	قوم یہود	تفسیر کبیر، بیان القرآن

نتائج تحقیق (Conclusion)

اس مطالعے سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ قرآن کریم میں وارد ہونے والے صیغے يَسْأَلُونَكَ اور يَسْتَفْتُونَكَ کے شانِ نزول نیز اثرِ ابن عباس رضی اللہ عنہما، اور متقدم و متاخر مفسرین جیسے امام فخر الدین رازی اور مفتی محمد شفیع عثمانی رحمہ اللہ کے اقوال کے تقابلی مطالعے سے معلوم ہوا کہ سوالات کی تعداد میں پایا جانے والا اختلاف درحقیقت عددی نہیں بلکہ منہجی ہے۔

تحقیق سے ثابت ہوا کہ اگر صرف وہ سوالات شمار کیے جائیں جو بالاتفاق صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جانب سے تھے، تو ان کی تعداد بارہ بنتی ہے، جیسا کہ محدثین اور علامہ سیوطی رحمہ اللہ نے بھی تصریح کی ہے۔ جب کہ سترہ کی تعداد اس وقت سامنے آتی ہے جب سالک کے بغیر صحابہ اور کفار دونوں کے سوالات کو، اور ساتھ ہی يَسْتَفْتُونَكَ کے صیغے کو بھی شامل کر لیا جائے۔

یہ مطالعہ اس امر کو بھی نمایاں کرتا ہے کہ امام فخر رازی رحمہ اللہ کی چودہ آیات والی فہرست دراصل ابتدائی احصاء پر مبنی ہے، جس میں بعد کے تفسیری اصولوں کے مطابق کفار کے سوالات کی علیحدہ درجہ بندی نہیں کی گئی، جب کہ مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ نے سوالات کو سائل کی نوعیت کے اعتبار سے تقسیم کر کے زیادہ واضح تصویر پیش کی ہے۔

یوں یہ تحقیق اس نتیجے تک پہنچتی ہے کہ قرآن کریم میں وارد ہونے والے سوالات کی صحیح عددی تعیین صرف اسی وقت ممکن ہے جب سائل (صحابی یا کافر)، صیغۂ سوال، اور تفسیری سیاق کو یکجا سامنے رکھا جائے۔ اس زاویے سے دیکھا جائے تو صحابہ کرام کے قرآنی سوالات بارہ ہیں، اور مجموعی سوالات (يَسْأَلُونَكَ اور يَسْتَفْتُونَكَ) سترہ بنتے ہیں، اور یہی تطبیق مختلف اقوال کے درمیان علمی ہم آہنگی پیدا کرتی ہے۔

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 04 (2025)

اہم نتائج (Findings)

* قرآن کریم میں یَسْأَلُونَكَ اور یَسْتَفْتُونَكَ کے تحت وارد سوالات کا اختلاف عددی نہیں بلکہ تفسیری و منہجی ہے۔
* اثرِ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی تیرہ اور چودہ والی روایات کو محدثین نے تطبیق دے کر بارہ پر محمول کیا ہے، جیسا کہ الاتقان اور دیگر مصادر میں صراحت موجود ہے۔
* امام فخر رازی رحمہ اللہ کی چودہ آیات والی فہرست میں بعض وہ سوالات بھی شامل ہیں جو دراصل کفار یا یہود کی جانب سے تھے، نہ کہ صحابہ کرام کی طرف سے۔
* مفتی محمد شفیع عثمانی رحمہ اللہ نے سوالات کو صحابہ اور کفار میں تقسیم کر کے زیادہ منظم عددی تصویر پیش کی، تاہم ان کے سترہ سوالات میں یَسْتَفْتُونَكَ بھی شامل ہیں۔
* صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے وہ سوالات جن پر مفسرین کا اتفاق ہے، نو ہیں؛ اور یَسْتَفْتُونَكَ کے دو سوالات شامل کر کے یہ مجموعہ گیارہ بنتا ہے، جبکہ ایک مختلف فیہ سوال کو شامل کرنے پر کل بارہ بنتے ہیں۔
* سورۂ اعراف میں وارد ہونے والے دو سوالات اگرچہ موضوع کے اعتبار سے ایک ہیں، مگر منشاء اور نوعیت کے اختلاف کی بنا پر مفسرین نے انہیں مستقل شمار کیا ہے۔

حوالاجات: (Endnotes)

(1) سورۃ البقرہ:189۔

(2) عثمانی، مفتی محمد شفیع، معارف القرآن، ج1، ص466، مکتبہ ادارۃ المعارف، کراچی، طبع 2001ء/1422ھ۔

(3) سورۃ البقرہ:215۔

(4) عثمانی، معارف القرآن، ج1، ص511۔

(5) دارمی، عبداللہ بن عبدالرحمٰن، سنن دارمی، مقدمہ، باب کراہیۃ الفتیا، ج1، ص244، دار المغنی، ریاض، طبع 1420ھ۔

(6) رازی، فخر الدین محمد بن عمر، التفسیر الکبیر، ج5، ص129، دار الفکر، بیروت، طبع 1401ھ۔

(7) ایضاً، ج21، ص37۔

(8) ایضاً، ج22، ص117۔

(9) ایضاً، ج15، ص84۔

(10) ایضاً، ج5، ص129۔

(11) عثمانی، معارف القرآن، ج5، ص525۔

(12) ایضاً، ج4، ص140۔

(13) ایضاً، ج4، ص142۔

(14) ایضاً، ج4، ص142۔

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 04 (2025)

(15) رازی، التفسیر الکبیر، ج15، ص86۔

(16) ایضاً، ج5، ص129۔

(17) دارمی، سنن دارمی، ج1، ص244۔

(18) ایضاً، ج1، ص244۔

(19)) سیوطی، علامہ جلال الدین، الاتقان فی علوم القرآن، ج2، ص374۔

(20)) نووی، یحییٰ بن شرف، شرح اربعین للنووی، ج3، ص40۔

(21) الشاطبی، ابراہیم بن موسیٰ، الموافقات، ج5، ص275، دار ابن عفان، طبع 1417ھ۔

(22) رازی، التفسیر الکبیر، ج5، ص110۔

(23) الواحدی، علی بن احمد، اسباب النزول، ص53، دار الاصلاح، طبع 1412ھ؛ نیز رازی، التفسیر الکبیر، ج5، ص129۔

(24) ایضاً، ص67۔

(25) ایضاً، ص69؛ رازی، التفسیر الکبیر، ج6، ص31–32۔

(26) ایضاً، ص71۔

(27) رازی، التفسیر الکبیر، ج6، ص51۔

(28) ایضاً، ج6، ص54۔

(29) الواحدی، ص75؛ رازی، ج6، ص68۔

(30) رازی، ج11، ص122؛ الواحدی، ص188۔

(31) الواحدی، ص184؛ رازی، ج11، ص63۔

(32) الواحدی، ص191؛ رازی، ج11، ص147۔

(33) رازی، ج14، ص84؛ الواحدی، ص228۔

(34) رازی، ج15، ص86۔

(35) ایضاً، ج15، ص118؛ الواحدی، ص231۔

(36) الواحدی، ص291؛ رازی، ج21، ص38۔

(37) رازی، ج21، ص164؛ الواحدی، ص298۔

(38) رازی، ج22، ص117۔

(39) ایضاً، ج31، ص53۔

References / Endnotes

1. Surah Al-Baqarah: 189.
2. Uthmani, Mufti Muhammad Shafi, Maarif al-Quran, Vol. 1, p. 466, Maktabah Idarat al-Maarif, Karachi, 2001/1422 AH.
3. Surah Al-Baqarah: 215.
4. Ibid., Vol. 1, p. 511.

5. Al-Darimi, Abdullah ibn Abd al-Rahman, Sunan al-Darimi, Introduction, Chapter on Kiraahat al-Fatawa, Vol. 1, p. 244, Dar al-Mughni, Riyadh, 1420 AH.
6. Al-Razi, Fakhr al-Din Muhammad ibn Umar, Al-Tafsir al-Kabir, Vol. 5, p. 129, Dar al-Fikr, Beirut, 1401 AH.
7. Ibid., Vol. 21, p. 37.
8. Ibid., Vol. 22, p. 117.
9. Ibid., Vol. 15, p. 84.
10. Ibid., Vol. 5, p. 129.
11. Uthmani, Maarif al-Quran, Vol. 5, p. 525.
12. Ibid., Vol. 4, p. 140.
13. Ibid., Vol. 4, p. 142.
14. Ibid., Vol. 4, p. 142.
15. Al-Razi, Al-Tafsir al-Kabir, Vol. 15, p. 86.
16. Ibid., Vol. 5, p. 129.
17. Al-Darimi, Sunan al-Darimi, Vol. 1, p. 244.
18. Ibid., Vol. 1, p. 244.
19. Al-Suyuti, Jalal al-Din, Al-Itqan fi ‘Ulum al-Quran, Vol. 2, p. 374.
20. Al-Nawawi, Yahya ibn Sharaf, Sharh Arba’in al-Nawawi, Vol. 3, p. 40.
21. Al-Shatibi, Ibrahim ibn Musa, Al-Muwafaqat, Vol. 5, p. 275, Dar Ibn Affan, 1417 AH.
22. Al-Razi, Al-Tafsir al-Kabir, Vol. 5, p. 110.
23. Al-Wahidi, Ali ibn Ahmad, Asbab al-Nuzul, p. 53, Dar al-Islah, 1412 AH; also Al-Razi, Al-Tafsir al-Kabir, Vol. 5, p. 129.
24. Ibid., p. 67.
25. Ibid., p. 69; Al-Razi, Al-Tafsir al-Kabir, Vol. 6, pp. 31–32.
26. Ibid., p. 71.
27. Al-Razi, Al-Tafsir al-Kabir, Vol. 6, p. 51.
28. Ibid., Vol. 6, p. 54.
29. Al-Wahidi, p. 75; Al-Razi, Al-Tafsir al-Kabir, Vol. 6, p. 68.
30. Al-Razi, Al-Tafsir al-Kabir, Vol. 11, p. 122; Al-Wahidi, p. 188.
31. Al-Wahidi, p. 184; Al-Razi, Al-Tafsir al-Kabir, Vol. 11, p. 63.
32. Al-Wahidi, p. 191; Al-Razi, Al-Tafsir al-Kabir, Vol. 11, p. 147.
33. Al-Razi, Al-Tafsir al-Kabir, Vol. 14, p. 84; Al-Wahidi, p. 228.
34. Al-Razi, Al-Tafsir al-Kabir, Vol. 15, p. 86.
35. Ibid., Vol. 15, p. 118; Al-Wahidi, p. 231.
36. Al-Wahidi, p. 291; Al-Razi, Al-Tafsir al-Kabir, Vol. 21, p. 38.
37. Al-Razi, Al-Tafsir al-Kabir, Vol. 21, p. 164; Al-Wahidi, p. 298.
38. Al-Razi, Al-Tafsir al-Kabir, Vol. 22, p. 117.
39. Ibid., Vol. 31, p. 53.